Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

احادیث تنبیہ کی تحقیق

تمام مسلمانوں کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ جن روایات نے اس مضمون کی نشاندہی کی ہے کہ امام کے بغیر مرنے والا جاہلیت کی موت مرتاہے۔ قطعی طور پر سرکار دو عالم (ع) سے صادر ہوئی ہیں اور ان میں کسی طرح کے شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

مفہوم اور مقصود میں اختلاف ہوسکتاہے لیکن اصل مضمون میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ مضمون اس قدر شہرت اورا عتبار پیدا کرچکا تھا کہ حکام ظلم و جور بھی اس کا انکار نہ کرسکے اور بدرجۂ مجبوری تحریف و ترمیم پر اتر آئے۔ جیسا کہ علامہ امینی طاب ثراہ نے ان احادیث کو صحاح اور مسانید نے محفوظ کیا ہے لہذا اس کے مضمون کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے اور کسی مسلمان کا اسلام اس کے مقصود کو تسلیم کئے بغیر مکمل نہیں ہوسکتاہے۔ اس حقیقت میں نہ دورائے ہے اور نہ کسی ایک نے شک و شبہہ کا اظہار کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر امام مرنے والے کا انجام بدترین انجام ہے اور اس کے مقدر میں کسی طرح کی کامیابی اور فلاح نہیں ہے۔

جاہلیت کی موت سے بدتر کوئی موت نہیں ہے کہ یہ موت در حقیقت کفر و الحاد کی موت ہے اور اس میں کسی اسلام کا شائبہ بھی نہیں ہے۔(الغدیر 10 ص 360)۔

رہ گیا حدیث کا مفہوم تو اس کی وضاحت کے لئے دور جاہلیت کی تشریح ضروری ہے اور اس کے بغیر مسئلہ کی مکمل توضیح نہیں ہوسکتی ہے قرآن مجید اور احادیث اسلامی میں رسول اکرم کے دور بعثت کو علم و ہدایت کادور اور اس کے پہلے کے زمانہ کو جہالت اور ضلالت کا دور قرار دیا گیاہے، اس لئے کہ اس دور میں آسمانی ادیان میں تحریف و ترمیم کی بناپر راہ ہدایت و ارشاد کا پالینا ممکن نہ تھا۔ اس دور میں انسانی سماجمیں دین کے نام پر جو نظام چل رہے تھے وہ سب اوہام و خرافات کا مجموعہ تھے اور یہ تحریف شدہ ادیان و مذاہب حکام ظلم و جور کے ہاتھوں میں بہترین حربہ کی حیثیت رکھتے تھے جن کے ذریعہ انسانوں کے مقدرات پر قبضہ کیا جاتا تھا اور انہیں اپنی خواہشات کے اشارہ پر چلایا جارہا تھا۔

لیکن اس کے بعد جب سرکار دو عالم کی بعثت کے زیر سایہ علم و ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا تو آپ کی ذمہ داریوں میں اہم ترین ذمہ داری ان اوہام و خرافات سے جنگ کرنا اور حقائق کو واضح و بے نقاب کرنا تھا، چنانچہ آپ نے ایک مہربان باپ کی اطرح امت کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا اور صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ میں تمہارے باپ جیسا ہوں اور تمہاری تعلیم کا ذمہ دار ہوں (مسند ابن حنبل 3 ص

53
/
7413
سنن نسائی ،
1
ص
38
سنن ابن ماجہ ،
1
ص
114
۔
313
الجامع الصغیر ،
1
ص
394
/
2580
)۔
آپ کا پیغام عقل و منطق سے تمامتر ہم آہنگ تھا اور اس کی روشنی میں صاحبان علم کے لئے صداقت تک پہنچنا بہت آسان تھا اور وہ صاف محسوس کرسکتے تھے کہ اس کا رابطہ عالم غیب سے ہے۔
آپ برابر لوگوں کو تنبیہ کیا کرتے تھے کہ خبردار جن چیزوں کو عقل و منطق نے ٹھکرادیاہے۔ ان کا اعتبار نہ کریں کہ بغیر علم و اطلاع کے کسی چیز کے پیچھے نہ دوڑ پڑی۔(سورہ اسراء آیت
36
)
اس تمہید سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہوجاتی ہے کہ ہر دور کے امام کی معرفت انسانوں کا انفرادی مسئلہ نہیں تھی کہ اگر کوئی شخص امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مرجائے گا تو صرف اس کی موت جاہلیت کی موت ہوجائے گی بلکہ در اصل یہ ایک اجتماعی اور پوری امت کی زندگی کا مسئلہ تھا کہ بعثت پیغمبر اسلام کے سورج کے طلوع کے ساتھ جو علم و معرفت کا دور شروع ہوا ہے اس کا استمرار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنے دور کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت نہ کرلیں۔
یا واضح الفاظ میں یوں کہا جائے کہ امامت ہی اس عصر علم و عرفان کی تنہا ضمانت ہے جو سرکار دو (ع) عالم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اس ضمانت کے مفقود ہوجانے کا فطری نتیجہ اس دور اسلام و عرفان کا خاتمہ ہوگا جس کا لازمی اثر دور جاہلیت کی واپسی کی صورت میں ظاہر ہوگا اور پورا معاشرہ جاہلیت کی موت مرجائے گا جس کی طرف قرآن مجید نے خود اشارہ کیا تھا کہ مسلمانو۔ دیکھو محمد اللہ کے رسول کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذرچکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مرجائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹ جاو" گویا مسلمانوں میں جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ تھا اور سول اکرم اس کا علاج معرفت امام کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے اورابار بار اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ امت دوبارہ جاہلیت کی دلدل میں پھنس سکتی ہے اور جاہلیت کی موت مرسکتی ہے اور اس کا واحد سبب امامت و قیادت امام عصر (ع) سے انحراف کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

کس امام کی معرفت ؟

اگر گذشتہ احادیث میں ذرا غور و فکر کرلیا جائے تو اس سوال کا جواب خود بخود واضح ہوجائے گا کہ سرکار دو عالم نے کس امام اور کس طرح کے امام کی معرفت کو ضروری قرار دیاہے کہ جس کے بغیر نہ اصلی اسلام باقی رہ سکتاہے اور نہ جاہلیت کی طرف پلٹ جانے کا خطرہ ٹل سکتاہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس معرفت سے مراد ہر اس شخص کی معرفت اور اس کا اتباع ہو جو اپنے بارے میں امامت کا دعویٰ کردے اور اسلامی سماج کی زمام پکڑ کر بیٹھ جائے اور باقی افراد اس کی اطاعت نہ کرکے جاہلیت کی موت مرجائیں اور اس کے کردار کا جائزہ نہ لیا جائے اور اس ظلم کو نہ دیکھا جائے جو انسان کو ان اماموں میں قرار دیدیتاہے جو جہنم کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں ؟

ائمہ جور نے ہر دور تاریخ میں یہی کوشش کی ہے کہ حدیث کی ایسی ہی تفسیر کریں اور اسے اپنے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ قرار دیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کے راویوں میں ایک معاویہ بھی شامل ہے جسے اس حدیث کی سخت ضرورت تھی اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جب روایت بیان

کردیگا تو درباری علماء اس کی ترویج و تبلیغ کا کام شروع کردیں گے اور اس طرح حدیث کی روشنی میں معاویہ جیسے افراد کی حکومت کو مستحکم و مضبوط بنادیا جائے گا۔ اگر چہ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ صرف لفظی بازی گری ہے اور اس کا تفسیر و تشریح حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ اسے خطائے اجتہادی کہا جاسکتاہے اور نہ سوء فہم بھلا کون یہ تصور کرسکتاہے کہ عبداللہ بن عمر کا بیعت امیر المومنین (ع) سے انکار کردینا کسی بصیرت کی کمزوری یا فکر کی سطحیت کا نتیجہ تھا اور انھیں آپ کی شخصیت کا اندازہ نہیں تھا اور راتوں رات دوڑ کر حجاج بن یوسف کے دربار میں جاکر عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کرلینا واقعاً اس احتیاط کی بناپر تھا کہ کہیں زندگی کی ایک رات بلابیعت امام نہ گذر جائے اور ارشاد پیغمبر کے مطابق جاہلیت کی موت نہ واقع ہوجائے جیسا کہ ابن ابی الحدید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ نے پہلے حضرت علی (ع) کی بیعت سے انکا کردیا اور اس کے بعد ایک رات حجاج بن یوسف کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے تا کہ اس کے ہاتھ خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کے لئے بیعت کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک رات بلابیعت امام گذرجائے جبکہ سرکار دو عالم نے فرمایاہے کہ اگر کوئی بیعت امام کے بغیر مرجائے تو جاہلیت کی موت مرتاہے، اور حجاج نے بھی اس جہالت اور پست فطرتی کا اس انداز سے استقبال کیا کہ بستر سے پیر نکال دیا کہ اس پر بیعت کرلو، تم جیسے لوگ اس قابل نہیں ہوکہ ان سے ہاتھ پر بیعت لی جائے۔ (شرح نہج البلاغہ
13
ص
242
)۔

کھلی ہوئی بات ہے کہ جو حضرت علی (ع) کو امام تسلیم نہ کرے گا اس کا امام عبدالملک بن مروان ہی ہوسکتاہے جس کی بیعت سے انکار انسان کو جاہلیت مارسکتاہے اور اس کے ضروری ہے کہ رات کی تاریکی میں انتہائی ذلت نفس کے ساتھ حجاج بن یوسف جیسے جلاد کے دروازہ پر حاضری دے اور عبدالملک جیسے بے ایمان کی خلافت کے لئے بیعت کرلے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہو کہ اس یزید کو بھی حدیث مذکور کا مصداق قرار دیدے جس کے دونوں ہاتھ اسلام اور آل رسول کے خون سے رنگین ہوں۔

مورخین کا بیان ہے کہ اہل مدینہ نے
36
ھء میں یزید کے خلاف آواز بلند کی اور اس کے نتیجہ میں واقعہ حرہ پیش آگیا جس کے بعد عبداللہ بن عمر نے اس انقلاب میں قریش کے قائد عبداللہ بن مطیع کے پاس حاضر ہوکر کچھ کہنا چاہا تو عبداللہ نے ان کے لئے تکیہ لگواکر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں بیٹھنے نہیں آیا ہوں۔ میں صرف یہ حدیث پیغمبر سنا نے آیا ہوں کہ

اگر کسی کے ہاتھ اطاعت سے الگ ہوگئے تو وہ روز قیامت اس عالم میں محشور ہوکا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی دلیل نہ ہوگی اور کوئی اپنی گردن میں بیعت امام رکھے بغیر مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی ۔

(صحیح مسلم
3
/
1478
/
1851
)۔
ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ اس ضمیر فروش انسان نے کس طرح حدیث شریف کا رخ بالکل ایک متضاد جہت کی طرف موڑدیا اور اسے یزید کی حکومت کی دلیل بنادیا جس موذی مرض کی طرف رسول اکرم نے اس حدیث میں اور دیگر متعدد احادیث میں اشارہ کیا تھا اور آپ کا مقصد تھا کہ لوگ ائمہ حق و ہدایت کی اطاعت کریں لیکن ارباب باطل و تحریف نے اس کا رخ ہی بدل دیا اور اسے باطل کی ترویج کا ذریعہ بنالیا اور اس طرح اسلامی احادیث ہی کو اسلام کی عمارت کے منہدم کرنے کا وسیلہ بنادیا اور دھیرے دھیرے اسلام اور علم کا وہ دور گذر گیا اور امت اسلامیہ ائمہ حق و انصاف کی بے معرفتی اور ان کے انکار کے نتیجہ میں جاہلیت کی طرف پلٹ گئی اور جاہلیت و کفر کی موت کا سلسلہ شروع ہوگیا جب کہ روایات کا کھلا ہوا مفہوم یہ تھا کہ آپ امت کو اس امر سے آگاہ فرمارہے تھے کہ خبردار ائمہ اہلبیت (ع) کی امامت و قیادت سے غافل نہ ہوجانا اور اہلبیت (ع) سے تمسک کو نظر انداز نہ کردینا کہ اس کا لازمی نتیجہ دور علم و ہدایت کا خاتمہ اور دور کفر و جاہلیت کی واپسی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس کی طرف حدیث ثقلین، حدیث غدیر اور دوسری سینکڑوں حدیثوں میں اشارہ کیا گیا تھا اور ائمہ اہلبیت (ع) سے تمسک کا حکم دیا گیا تھا۔

Source URL:
https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%B3%D9%88%D9%85-%D8%A2%DA%AF%D8%A7%DB%81%DB%8C-%D8%A7%D8%B2-%D8%B9%D8%AF%D9%85-%D9%85%D8%B9%D8%B1%D9%81%D8%AA-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9/%D8%A7%D8%AD%D8%A7%D8%AF%DB%8C%D8%AB-%D8%AA%D9%86%D8%A8%DB%8C%DB%81-%DA%A9%DB%8C-%D8%AA%D8%AD%D9%82%DB%8C%D9%82#comment-0